بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فکر و نظر

عافیت کتاب و سنّت کے دامنوں میں تلاش کرو!

ملکِ عزیز اس وقت جن گوناگوں مسائل کا شکار ہے، تو اس کا بڑا سبب کتاب و سنّت سے بے اعتنائی، بلکہ ان سے انتہائی ظالمانہ سلوک ہے۔ اور اربابِ سیاست و اقتدار سے لے کر اصحابِ جبہ و دستار تک، سبھی اس جرم میں برابر کے شریک ہیں (اِلّا ما شاء اللہ!) ؎

هَلْ اَفْسَدَ الدِّيْنَ اِلَّا الْمُلُوْكُ
وَاَحْبَارُ سُوْءٍ وَّرُهْبَانُهَا

یعنی "فسادِ دین کے ذمہ دار یہی تین طبقے ہیں ـــــ صاحبانِ اقتدار، علمائے سوء اور بُرے درویش!"

ـــــ کون نہیں جانتا کہ دینِ اسلام صرف اور صرف کتاب و سنّت سے عبارت ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بطورِ وصیت، اپنی اُمّت کے راہِ ہدایت پر قائم رہنے کا راز "تمسک بالکتاب والسنّة" ہی میں مضمر بتلایا تھا؟ ـــــ لیکن اب اس کا کیا کیا جائے کہ یہ دینِ اسلام کے علمبردار ہی ہیں، جو ٹوٹے ٹوٹکوں سے تو اس قوم کی نیّا کو پار لگانے کی فکر میں ہیں، لیکن کتاب و سنّت ہی کا نام لینا انہیں گوارا نہیں ہے! ـــــ ایک طرف اگر فقہ جعفری کو ملک کا دستور قرار دینے کے نعرے بلند ہو رہے ہیں، تو دوسری طرف فقہ حنفی کے نفاذ کو عین اسلام قرار دیا جا رہا ہے ـــــ جہاں تک اوّل الذکر کا تعلق ہے، تو انہیں اتنا بھی ہوش نہیں کہ جب ان کا قرآن ہی ابھی منظرِ عام پر نہیں آیا، تو اس کی فقہ کہاں سے نازل ہو گئی؟ اور اگر فقہ موجود ہے تو قرآن کہاں چلا گیا اور کیوں غائب ہوا؟ ـــــ کیا وہ ایک ایسی فقہ کو ملک کا دستور قرار دینے کی فکر میں ہیں، جس کی بنیاد ہی موجود نہیں، اور پھر بھی اس کا نام فقہ ہے؟ ـــــ جس کے درست یا نادرست ہونے کا کوئی سوال ہی بے معنی ہے؟ ـــــ اس کے باوجود اس بنیاد (قرآن) کے غائب ہونے سے لے کر

اس کے دوبارہ منظرِ عام پر آنے تک، دنیا میں آ آ کر جانے والے کتاب ہدیٰ سے محروم لوگ، ہاں مگر اس کی فقہ کو ماننے والے، نہ صرف پکے مومن تھے اور آخرت کی کامیابی کے امیدوار بھی، بلکہ ان کے ایسے ہی اخلاف اب دھونس سے کام لیتے ہوئے دوسروں کو بھی اسی راہ پر چلانا چاہتے ہیں!

—— اور اگر اس فقہ کو درست تسلیم کر بھی لیا جائے، تو فقہ کیا شریعت ہوتی ہے؟ —— اس طرح تو اسے "فقہ جعفری" کی بجائے "جعفری شریعت" کا نام دینا چاہیئے —— لیکن اس نام کے کون سے رسول ہو گزرے ہیں؟ —— اور اگر اس کا نام فقہ جعفری ہے، پھر بھی شریعت کا درجہ رکھتی ہے، تو متعدد فقہوں کی بناء پر کتنی شریعتیں شمار ہوں گی؟ —— ہاں اگر فقہ جعفری ہی تنہا شریعت ہے تو اس کی دلیل؟ —— ان ساری باتوں کا جواب ان کے پاس نہیں ہے!

—— رہے ثانی الذکر، سو انہیں پاکستان کو "سنّی سٹیٹ" قرار دیئے جانے کی فکر بھی لاحق ہے اور فقہ حنفی کے نفاذ پر اصرار بھی! —— کیا یہ پوچھا جا سکتا ہے کہ اگر پاکستان کو "سنّی سٹیٹ" بنانا ہے تو حنفیت کا یہاں کیا کام ہے؟ —— اور اگر حنفیت عزیز تر ہے تو "سنّی سٹیٹ" چہ معنی دارد؟ —— "سنّی" نسبت تو "سنّت" سے ہے، لہٰذا پاکستان کو سنّی سٹیٹ بنانے کے لیے کتاب و سنّت کے نفاذ کا نام لیجیئے، جبکہ فقہ حنفی کے نفاذ کی مناسبت سے اسے "حنفی سٹیٹ" قرار دیئے جانے کا مطالبہ مبنی بر معقولیت ہے، پھر آپ کہاں گھوم پھر رہے ہیں؟ —— یہ وہ مکتبِ فکر ہے کہ جو فقہ جعفری کے نعرہ سے تو الرجک ہے، لیکن فقہ حنفی کا علمبردار! —— یعنی ان کے نزدیک رسول اللہ، امام جعفر صادق نہیں، امام ابو حنیفہ ہیں —— یا پھر فقہ حنفی اور کتاب و سنّت ایک ہی چیز کے دو نام ہیں! —— لیکن بات یہیں پر ختم نہیں ہو جاتی، بلکہ اس کے ساتھ ہی ساتھ ۱۹۷۳ء کا دستور بھی ان کے نزدیک برابر کا مقدس و محترم ہے۔ چنانچہ ایک ہی حنفی کانفرنس میں جہاں یہ قرارداد پاس ہوئی کہ:

"حکومت فوری طور پر برطانوی قانون اور مارشل لاء سمیت غیر اسلامی قوانین منسوخ کر کے ملک کی واضح اکثریت کے عقیدے کے مطابق فقہ حنفی نافذ کرے"!

—— وہیں دوسری قرارداد کے ذریعے:

"ملک سے فوری طور پر مارشل لاء اٹھانے اور ۱۹۷۳ء کے متفقہ دستور کو بحال کرنے کا مطالبہ کیا گیا"

جبکہ اس کے اختتام پر صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا گیا کہ:

"صدر نے پانچ سال کے لیے اقتدار میں رہنے کی ضمانت اسلام کے نام پر حاصل کی ہے۔ اس لیے حکومت کو خلافتِ راشدہ کے دَور کو اساس بناتے ہوئے اسلامی نظام کا فوری نفاذ کرنا چاہیئے! (روزنامہ جنگ ۵ نومبر ۱۹۸۵ء)

حالانکہ خلافتِ راشدہ کے دور میں فقہ حنفی کا کوئی وجود نہ تھا۔ اور جب فقہ حنفی معرضِ وجود میں آئی، ۱۹۷۳ء کے دستور کی زیارت خواب میں بھی کسی کو نصیب نہ ہوئی ہوگی ——— پوچھا چاہیئے کہ خلافتِ راشدہ کا دستور کیا فقہ حنفی تھی؟ ——— اور فقہ حنفی ۱۹۷۳ء کے دستور کو سامنے رکھ کر مرتب ہوئی تھی؟ ——— لیکن اگر یہ تینوں الگ الگ چیزیں تھیں، یعنی خلافتِ راشدہ کا دستور کتاب و سنت تھا ——— فقہ حنفی بہرحال ایک فقہ تھی نہ کہ خود دستور تھی، اور ۱۹۷۳ء کا دستور، نام سے ظاہر ہے کہ ۱۹۷۳ء میں بنا ——— تو ان تینوں میں سے آپ کس چیز کو نافذ کرنا چاہتے ہیں؟ ——— یا کیا بیک وقت تینوں کا نفاذ مطلوب ہے؟ ؎

خداوندا، یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں

کہ درویشی بھی عیاری ہے، سلطانی بھی عیاری!

——— ادھر ایک رضاخانی اُمّت ہے جس کا دعوٰی یہ ہے کہ پاکستان میں صرف وہی پائی جاتی ہے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ مطالبہ بھی جاری ہے کہ:

"گستاخیٔ رسول کی بڑھتی ہوئی یلغار کو روکا جائے!"

(پندرہ روزہ "المصطفٰے" گوجرانوالہ، شمارہ ۱۳-۱۴ صفحہ آخر)

جبکہ اسی شمارہ کے اداریہ کے مطابق پاکستان میں ان کی تعداد ۱۰۰ فیصد ہے! ——— سوچنے کی بات یہ ہے کہ "جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تُو ہی تُو ہے"! ——— کا اگر یہی عالم ہے، اور دوسرا کوئی موجود ہی نہیں، تو یہ گستاخانِ رسول کوئی دوسرے کیسے ہو سکتے ہیں؟ ——— لامحالہ یہ آپ ہی ہیں ——— لفظاً بھی اور معناً بھی (جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں!) ——— لہٰذا یہ گستاخیاں بند کیجیے، مطالبات کرنے کی تُک ہی کیا ہے؟ ——— لطف کی بات یہ ہے کہ اسی شمارہ کے صفحہ اوّل پر "المصطفٰی رپورٹ" کے حوالے سے "ملک میں یہ "اہل سنت" اسّی فیصد ہیں" جبکہ صفحہ تین پر ادارتی کالموں تک پہنچتے پہنچتے ان کی تعداد "سو فیصد" ہوگئی ہے

؎ خدا کرے زورِ قلم اور زیادہ!

تو آئندہ شمارہ میں یہ تعداد شاید ۱۲۰ فیصد ہو جائے گی!

——— خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا، ہم کہنے یہ جا رہے تھے کہ نعرہ ان کا بھی نفاذِ فقہ حنفی کا ہے. لیکن طرفہ یہ کہ حنفیت ہی انہیں عزیز نہیں ہے ——— بلکہ اگر اس فرقہ کی پوری تاریخ کا جائزہ لیا جائے، تو وفا نام کی کوئی چیز بھی ان کے پلے میں نہیں ہے ——— رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عشق و محبت کے بلند بانگ دعوے بھی ہیں، لیکن اسوۂ رسولؐ بھی انہیں عزیز ہو، ایں خیال است و محال است و جنوں! ——— کہنے کو سنی، لیکن سنتِ رسولؐ سے جس قدر کوئی قریب ہوگا، اسی قدر ان کی نظروں میں گستاخِ رسول ہوگا ——— نعروں کی حد تک حنفی، لیکن آسمان سر پر اٹھا رکھا ہے کہ "اوقاف کی مساجد میں سپیکری درود پر سے پابندی فی الفور ہٹائی جائے!" ——— یہ الگ بات ہے کہ دن میں پانچ پانچ مرتبہ اذان سے قبل اور بعد میں بھی، یہ درود پڑھنے والے اپنی پوری زندگی میں ایک مرتبہ بھی، فقہ حنفی کے پورے ذخیرہ سے اس کی ایک بھی دلیل پیش نہ کر سکیں گے ——— وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا!

——— نسبت میں بریلوی ہیں، لیکن اگر علمائے بریلویت بھی، خواہ احمد رضا خاں بریلوی ہی کے حوالہ سے، اذان سے قبل اور بعد میں مروجہ درود و سلام پڑھنے سے منع کریں ——— اس کے خلاف فتوے دیں اور اسے بدعت قرار دیں، تاہم درود کے منکر صرف وہابی ہی ہوں گے' جبکہ یہ فتوے دینے والے بہرحال علمائے اہلِ سنت، مشائخ عظام، پیرِ طریقت وغیرہ وغیرہ ؎

تمہاری زلف میں پہنچی تو حسن کہلائی
وہ تیرگی جو مرے نامۂ سیاہ میں تھی

——— عقیدت میں قادری ہوتے ہیں، لیکن محض پیٹ پوجا کی حد تک، اگر کہا جائے کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے عقیدہ و عمل سے آپ کو کوئی واسطہ ہی نہیں ہے، کہ جس سنتِ نبوی کا تم مذاق اڑاتے ہو، اس کے وہ سختی سے پابند تھے اور اسی کے دلداہ و شیدا، تو جواباً دلیل غائب، گستاخِ اولیا، کا فتویٰ نقد حاضر! ——— تحریکِ پاکستان کے سلسلے میں ان کی تمام تر خدمات کا ماحصل صرف ایک کفر کی مشین گن ہے، جس نے کسی کو معاف نہ کیا، چنانچہ اس کی زد سے نہ بانیٔ پاکستان بچ سکے، نہ مصورِ پاکستان محفوظ رہے، لیکن اس کے باوجود تحریکِ پاکستان کے تنہا ٹھیکیدار بھی یہی لوگ ہیں ——— قومی اتحاد میں رہ کر تحریکِ نظام مصطفیٰؐ کے نعرہ باز بھی یہی تھے، لیکن دینی جماعتوں میں سے اس نعرہ سے بے وفائی کر کے اس اتحاد کو

توڑنے والے بھی سب سے پہلے یہی لوگ تھے! ــــ شیعوں کے مقابلے میں اہلسنت کہلاتے ہیں، لیکن رافضی نعرہ "پنجتن پاک" کی مقبولیت کے امین بھی یہی ہیں ــــ صحابہؓ سے عقیدت کا دم بھی بھرتے ہیں، لیکن خلفائے راشدینؓ میں سے پہلے تین خلفاء کو چھوڑ کر صرف "نعرۂ حیدری۔ یا علی" بلند کرنا بھی انہی کے ترکش کا تیر ہے (اب خدارا باقی تین کو بھی پکارنے نہ لگ جانا، ہمارا مقصد یہ قطعاً نہیں تھا) ــــ الغرض، یہ وہ گروہ ہے کہ جس نے کسی کی بھی لاج نہ رکھی، شرک و بدعت کی ملاوٹ سے دینِ اسلام کا حلیہ بگاڑنے والے یہ وہ لوگ ہیں کہ کتاب و سنّت پر سب سے زیادہ ستم انہی نے توڑے ہیں ــــ اس کے باوجود سنّی صرف یہی ہیں، باقی سب گستاخانِ رسول! ــــ کیوں نہ ہو ؎

یہ وارث ہیں خُلقِ رسولِ امیںؐ کے
سُنو! چشم بددُور ہیں آپ' دیں کے!

علماء تو انبیاءؑ کے وارث ہوا کرتے ہیں۔ اور دنیا سے ان کے تشریف لے جانے کے بعد، ان کے مشن کو چلانا اور ان کی تعلیمات کے مطابق اُمّت کی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دینا انہی کا کام ہوتا ہے ــــ قافلہ سالار اگر چوکس ہوں تو قافلے بخیریت منزل پر پہنچ جاتے ہیں، لیکن اگر راستہ ہی راہ مارنے لگ جائیں تو قافلے لُٹ جایا کرتے ہیں ــــ پاکستان میں اسلامیانِ پاکستان کا قافلہ بار بار لُٹا، اور اس بیدردی سے لٹا کہ ہر مرتبہ ظالموں نے اس کی سب سے قیمتی متاعِ دین وایمان ہی پر ہاتھ صاف کیا ــــ صرف اس لیے کہ پاسبانوں نے پاسبانی کے اصول کھو دیئے تھے۔ اور ابن الوقت سیاستدانوں اور عاقبت نااندیش حکمرانوں نے اپنی ذاتی اغراض کی بناء پر، جب الحاد و مغربیت کے طوفانوں کے ہمرکاب اہلِ قافلہ پر یورش کی، تو بجائے اس کے کہ وہ ایک مشترکہ پلیٹ فارم کتاب و سنّت پر جمع ہو کر ان کا مقابلہ کرتے، وہ فرقہ بندیوں کی دلدل میں سرتاپا غرق آپس میں ہی بری طرح الجھ چکے تھے! ــــ ان حالات میں اگرچہ علماءِ حق، حاملینِ کتاب و سنّت نے انہیں اتباعِ کتاب و سنّت کے حوالے سے سلامتی کا راستہ دکھانے کی اپنی سی کوشش کی بھی، تاہم وقت کے ہنگاموں میں ان کی آواز دب کر رہ گئی، اور اگر کوئی اُن کی طرف متوجہ ہوا بھی، تو اس کو بہکانے کے لیے علماءِ سوء کا صرف یہی کہہ دینا کافی تھا کہ "یہ گستاخانِ رسول ہیں، غیر مقلدین ہیں، منکرِ اولیاء ہیں، ان کے بھڑے

میں نہ آجانا" — جس کا نتیجہ اب سب کے سامنے ہے، کہ منزل (اسلام) کا دور دور تک کہیں پتا نہیں ہے اور اس کی حیثیت اب صرف نام کی رہ گئی ہے، جبکہ اس کے واحد ذریعہ کتاب و سنّت کی حیثیت محض لیڈری پکی کرنے کی خاطر، ایک سستے قسم کے نعرہ کی، کہ عملاً جس سے کوئی واسطہ ہی نہیں ہے، البتہ منجملہ دیگر نعروں کے کبھی کبھی یہ بھی سنائی دے جاتا ہے — چنانچہ "وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ" (کہ" ہدایت کی تبیین کے بعد بھی جس نے رسول اللہ کی مخالفت کی اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر کوئی دوسری راہ اختیار کی، تو ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف کا اس نے رُخ کر لیا ہے")، کی یہ کتنی سچی تصویر ہے کہ یہ نام نہاد علماء اگر سیاسی سٹیج پر تشریف فرما ہوں تو "۷۳ء کے دستور پر اُمّت کے اجماع" کی خوشخبری سناتے ہیں اور اگر منبر پر رونق افروز ہوں تو ہوا کا رُخ پہچان کر بات کرتے ہیں — اجماع اگر حنفیوں کا ہو تو "فقہ حنفی" کے نفاذ کا راگ الاپتے ہیں — سنی سامنے ہوں تو "سنی سٹیٹ" کا ناقوس بجاتے ہیں — جاں نثارانِ صحابہؓ کی محفل ہو تو "خلفائے راشدینؓ کے نظام" کی خبر دیتے ہیں، اور اگر سامعین، حاملینِ کتاب و سنّت ہوں تو "کتاب و سنّت کے نفاذ" کی صدائے شیریں، سمع نواز ہوتی ہے! — الغرض، راہنماؤں نے "راہنمائی" اور پاسبانوں نے "پاسبانی" کا فریضہ کچھ اس انداز سے انجام دیا کہ لٹیرے، اہلِ قافلہ کی ایک ایک کمزوری سے آگاہ ہو گئے — اور یہ جان کر کہ ان کی سب سے بڑی کمزوری اسلام، اور اس کی واحد بنیاد، کتاب و سنّت ہیں، دام ہمرنگِ زمیں بچھایا اور اسلام کے حوالے سے اسلام ہی ان سے چھین لیا — کتاب و سنّت کے وعدہ پر کتاب و سنّت ہی سے انہیں دُور پھینک دیا — لیڈروں کی لیڈری پر بھی کوئی آنچ نہ آئی اور حکمرانوں کی صدارت بھی کھری ہو گئی! — اب وہ بڑے اطمینان سے وہی پرانا اور شرمناک کھیل کھیلنے میں مصروف ہو چکے ہیں کہ جو اس ملک کے پہلے روز سے گویا اس کا مقدر بن چکا ہے — اس وقت ۱۹۷۳ء کے "متفقہ" دستور کی بساط ان کے سامنے ہے اور کھلاڑی اس پر اپنے اپنے مُہرے سجائے اپنی اپنی چالیں چل رہے ہیں۔ چنانچہ حکومت کے نزدیک اس میں ترمیمات ناگزیر ہیں، لیکن سیاستدانوں کے نزدیک یہی ترمیمات اس پر خطِ تنسیخ پھیر دینے کے مترادف ہیں — حکومت کہتی ہے کہ ہم نے آئین کو بھی زندگی بخش دی اور جمہوریت بھی بحال کر دی، لیکن سیاستدانوں کو اصرار ہے کہ تم نے آئین کا بھی بیڑہ غرق کر دیا اور جمہوریت ہی بحال نہیں کی!

ـــــ رہی بات دستورِ اسلام قرآنِ مجید کی، تو چونکہ اس میں ترمیمات نہیں ہو سکتیں، اس کی متعین تعبیر، سنّتِ رسول اللہ کے ہوتے ہوئے اس میں کوئی کھیلا بھی نہیں ہو سکتا ــــ اسے دستور تسلیم کر لینے سے مسائل پیدا ہی نہیں ہوتے، جمہوری تماشوں کی بازی الٹ جاتی ہے، منافقتیں ختم ہو جاتی ہیں، سازشیں جنم ہی نہیں لیتیں، فرقہ بندیوں کی جڑیں کٹ جاتی ہیں، باہمی نفرتیں، عداوتیں اور کدورتیں، اخلاص و محبت اور ہمدردی میں تبدیل ہو جاتی ہیں ــــ عوام کو ان کے حقوق و فرائض کا علم ہو جاتا ہے، سیاستدانوں کو سیاسی شعور مل جاتا ہے، حکمرانوں پر ان کی ذمہ داریاں واضح ہو جاتی ہیں، علماء کو ان کے مشن سے آگاہی حاصل ہو جاتی ہے ــــ لہٰذا اس بارے میں سبھی متفق ہیں کہ اس کا نام بھی نہ لو! ــــ ورنہ حکمران مطلق العنان نہ رہیں گے اور سیاستدانوں کی سیاست کافور ہو جائے گی، لیڈروں کی لیڈری دھری کی دھری رہ جائے گی اور نام نہاد روحانی پیشوا عوام کو بیوقوف بنا کر ان کی جیبوں پر ہاتھ صاف نہ کر سکیں گے ــــ پھر انہیں صدرِ گرامی قدر، وزیرِ اعظم، فلاں پارٹی کے سربراہ اور مولائی و مرشدی کون کہے گا؟ ــــ ویسے بھی اس کی ضرورت اگلے ریفرنڈم یا الیکشن پر ہی پیش آئے گی، ابھی پانچ سال کا عرصہ بہت کافی ہے! ــــ فی الحال خود بھی تماشا گاہ میں اترو اور عوام کا بھی دل بہلاؤ! ــــ ان سے اسلام چھن گیا تو کیا ہوا؟ ــــ آرٹ اور فن کے نام پر انہیں بے حیائی اور بے غیرتی کا تحفہ دو، ثقافت کے نام پر بدمعاشیاں بانٹو، صحافت کے نام پر گند گی پھیلاؤ، دانشوری کے نام پر بے دانشی کے ڈھیر لگاؤ، تفریح کے نام پر وی سی آر عام کر دو، کھیلوں کے طفیل انہیں ہڑبونگ اور طوفانِ بدتمیزی سے آشنا کرو، انعام کے طور پر انہیں رشوتوں کے نذرانے پیش کرو ــــ اور مذہب کے نام پر انہیں میلے، عرس، قوالیاں، بھنگڑے، ڈھول ڈھمکے، باجے تاشے اس کثرت سے عطا کرو کہ تنگیٔ داماں کے شاکی ہونے لگیں اور انہیں سر اٹھانے کی بھی مہلت نہ ملے ــــ اُدھر آسمانوں سے آواز آتی ہے:

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ○ مَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ○ (الانبیاء: ۲،۱)

کہ "لوگوں کے حساب (کا وقت تو) قریب آگیا، لیکن وہ (اس سے بے نیاز) غفلتوں میں منہ پھیرنے والے ہیں۔ جب بھی ان کے رب کی طرف سے

کوئی نیا حکم آتا ہے ، وہ اسے سُن تو لیتے ہیں (مگر پھر فوراً ہی دوبارہ) کھیل کود میں مشغول ہو جاتے ہیں!"

——قرآن خبردار کر رہا ہے کہ :

"قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ ط انْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ ."

"(اے نبیؐ) ، ان سے کہہ دیجیے کہ تمہارا رب اس پر قادر ہے کہ عذاب تمہارے اوپر سے تم پر نازل کر دے یا یہ عذاب تمہارے قدموں کے نیچے سے تمہیں اپنی لپیٹ میں لے لے ، یا وہ (اللہ) تمہیں گروہوں میں بانٹ دے ، تاکہ تم ایک دوسرے کی لڑائی کا مزہ چکھ سکو —— (اے نبیؐ) ، دیکھیے ہم آیات کو کس طرح پھیر پھیر کر بیان فرماتے ہیں تاکہ (کسی طرح تو) یہ سمجھ سکیں"!

حکمرانو ، لیڈرو ، سیاستدانو ، پیشواؤ اور عوام الناس ، تمہارا حال اس وعیدِ قرآنی کی مکمل تصویر ہے —— تم جانتے ہو کہ پاکستان اس وقت اندرونی اور بیرونی سازشوں کی آماجگاہ بن چکا ہے اور اسلام دشمن طاقتیں اسے حرفِ غلط کی طرح مٹانے کے لیے آمادۂ پیکار ہیں —— پھر بیرونی دشمنوں سے زیادہ خطرناک ، فرقہ واریت کا وہ زہر ہے جو اندر ہی اندر تمہاری جڑوں کو کھوکھلا کر رہا ہے ، لیکن تم ہو کہ اسی کو تریاق سمجھے بیٹھے ہو —— یا پھر تمہاری تان رہ رہ کر جمہوریت پر آ ٹوٹتی ہے! —— آہ! ان ریت کی دیواروں میں تم کب تک ٹکر دیے رہو گے' جو تمہارے آج تک کے تمام مصائب کی ذمہ دار ہیں —— خبردار! پناہ ان میں نہ ڈھونڈو ، بلکہ عافیت کتاب و سنّت کے دامنوں میں تلاش کرو کہ اسی میں تمہاری دین و دنیا کی فلاح کا راز مضمر ہے! —— یہ وعدۂ خداوندی ہے —— ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

"وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا"!

——وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ!

(اکرام اللہ ساجد)